WHERE TRUTH STAND ALONE

کربلا: حق کی آخری حد

حق تنہا، مگر شکستہ نہیں تھا

EP:14

علمدارِ حسینی حضرت عباسؑ کا آخری معرکہ

رکیں اور خود کو کربلا میں تصور کریں:

10 محرم الحرام کی عصر کا وقت۔

کربلا کا تپتا ہوا میدان اب بالکل خاموش ہے، صرف خیموں سے معصوم بچوں کے سوکھے ہوئے گلے اور پیاس کی پکار سنائی دے رہی ہے۔ امام حسینؑ کے سب سے وفادار بھائی، ان کے لشکر کے علمدار اور شیر خدا کے شیر بیٹے حضرت عباس بن علیؑ اب خیمے کے باہر تنہا کھڑے ہیں۔

جب تک امامؑ کے دیگر ساتھی اور جوان بیٹے زندہ تھے، انہوں نے خیموں کا پہرہ دیا، لیکن اب سب جا چکے ہیں۔ خیموں میں بچوں کی پیاس اب اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ غازی عباسؑ کا ضبط جواب دے جاتا ہے اور وہ پانی کا انتظام کرنے کے لیے کمربستہ ہوتے ہیں۔

خیموں میں پانی کی شدید قلت اور معصوم بچوں کی حالت دیکھ کر حضرت عباسؑ اپنے بھائی، امام حسینؑ کے پاس آئے اور تڑپ کر اذنِ جہاد مانگا۔

امام حسینؑ نے اپنے بھائی کی طرف دیکھا، جن کی پشت پر پورا قافلہ تکیہ کیے ہوئے تھا، اور رو کر فرمایا:

"عباس! تم تو میرے لشکر کے علمدار ہو، تم چلے گئے تو میری قوت اور تسلی ختم ہو جائے گی!"

حضرت عباسؑ نے عرض کیا:

"بھیا! اب بچوں کی پیاس برداشت سے باہر ہے، مجھے فرات سے پانی لانے کی اجازت دیجیے۔"

امام حسینؑ نے اپنے بھائی کے اس جذبے اور بچوں کی تڑپ کو دیکھ کر انہیں پانی لانے کی اجازت عطا فرمائی۔

(بحوالہ: البدایہ والنہایہ، ابنِ کثیر، جلد 8، صفحہ 201 / انساب الاشراف، البلاذری، جلد 3، صفحہ 200)

حضرت عباسؑ نے پانی کا مشکیزہ سنبھالا اور اپنے وفادار گھوڑے پر سوار ہو کر فرات کی طرف بڑھے۔ ان کا ہاشمی جلال دیکھ کر یزیدی فوج کے چاروں طرف ہنگامہ مچ گیا۔ دریا کے گھاٹ پر ہزاروں سپاہیوں کا پہرہ تھا تاکہ آلِ رسول تک پانی کا ایک قطرہ نہ پہنچ سکے، لیکن غازی عباسؑ شیر خدا کے بیٹے تھے، انہوں نے اپنی شجاعت سے دشمن کے پہرے داروں کو پیچھے دھکیلا، صفوں کو چیرا اور کامیابی سے فرات کے پانی تک پہنچ گئے۔

انہوں نے فرات کے کنارے پہنچ کر تیزی سے مشکیزے کو پانی سے بھرا۔ ان کا پورا مقصد صرف اور صرف اس پانی کو خیموں میں موجود معصوم بچوں تک پہنچانا تھا، اس لیے انہوں نے وقت ضائع کیے بغیر مشکیزہ سنبھالا اور خیموں کی طرف واپسی کا سفر شروع کیا۔

(بحوالہ: الکامل فی التاریخ، ابنِ اثیر، جلد 4، تذکرہ احوالِ عباس بن علیؑ)

عمر بن سعد نے جب دیکھا کہ عباسؑ پانی لے کر نکل چکے ہیں، تو اس نے چیخ کر اپنے لشکر سے کہا:
"اگر عباس یہ پانی خیموں تک لے گیا، تو ان کی طاقت دوبارہ بحال ہو جائے گی۔ عباس کا راستہ روکو!"
یزیدی فوج کے سواروں اور تیر اندازوں نے غازی عباسؑ کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور ان پر تیروں کی بارش کر دی۔ عباسؑ بالکل تنہا تھے، تین دن کے پیاسے تھے، جب دشمن نے وار کر کے غازی عباسؑ کا دایاں اور پھر بائیاں بازو قلم کر دیا، تو وفا کے اس پیکر نے ہمت نہ ہاری۔ بازو کٹ چکے تھے، خون تیزی سے بہہ رہا تھا، لیکن علمبردارِ حسینیؑ کی نظریں صرف خیموں کی پیاسی سکینہؑ پر تھیں۔
انہوں نے فوراً آگے بڑھ کر پانی سے بھرے اس مشکیزے کو اپنے دانتوں سے تھام لیا اور گھوڑے کو خیموں کی طرف بڑھایا۔ عباسؑ اپنے کٹے بازوؤں کا غم بھول کر صرف پانی بچانے کی جدوجہد کر رہے تھے،

یہاں تک کہ مکار دشمن نے مشکیزے پر تیر مارا، پانی ریت پر بہہ گیا اور پیاسے سقا کی امید ٹوٹ گئی لیکن انہوں نے آخری سانس تک پرچمِ حسینی اور پانی کے مشکیزے کی لاج رکھی۔ وہ دشمنوں کے ہجوم میں بہادری سے لڑتے رہے اور درجنوں ظالموں کو پیچھے دھکیلتے رہے، یہاں تک کہ زخموں کی شدت اور چاروں طرف سے ہونے والے حملوں کے باعث وہ خاکِ کربلا پر گر پڑے۔

(بحوالہ: تاریخِ طبری، جلد 4، صفحہ 340)

جب غازی عباسؑ نے میدان میں آخری پکار بلند کی، تو امام حسینؑ دوڑتے ہوئے اپنے وفادار بھائی کے پاس پہنچے۔ جب انہوں نے عباسؑ کو زخموں سے چور، خون میں لت پت دیکھا، تو امام حسینؑ نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھا، ایک سرد آہ بھری اور وہ تاریخی جملہ کہا جو ان کی شدید بے بسی اور دکھ کا بیان تھا:

"الآنَ انْكَسَرَ ظَهْرِي وَقَلَّتْ حِيلَتِي"

"اب میری کمر ٹوٹ گئی ہے اور میری تدبیر کے سارے راستے ختم ہو چکے ہیں۔"

امامؑ نے اپنے بھائی کا سر اپنی گود میں لیا، یہاں تک کہ غازی عباسؑ نے اپنے بھائی کے ہاتھوں پر آخری سانس لی اور کاروانِ حسینی کا یہ عظیم علمدار ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گیا۔

(بحوالہ: البدایہ والنہایہ، حافظ ابنِ کثیر، جلد 8، صفحہ 201–202)

آج کا نوجوان غازی عباسؑ کے اس تاریخی کردار سے وفاداری کا اصل سبق سمجھے۔

عباسؑ نے سکھایا کہ سچی وفاداری یہ نہیں ہوتی کہ آپ صرف اچھے وقتوں میں ساتھ دیں، بلکہ سچی وفاداری یہ ہے کہ جب سب ساتھ چھوڑ جائیں اور حالات کٹھن ترین ہو جائیں، تب بھی آپ اپنے قائد، اپنے نظریے اور سچائی کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے رہیں۔

حضرت عباسؑ کا نام تاریخ میں اس لیے امر ہے کیونکہ انہوں نے پیاسے بچوں کی خاطر اپنی جان کی پرواہ نہیں کی اور حقِ برادری و حقِ وفاداری کی وہ مثال قائم کی جس کی نظیر دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں ملتی۔

اگلی قسط

کربلا کا سب سے المناک اور دل دہلا دینے والا منظر:
نو ماہ کے معصوم شہزادے، حضرت علی اصغرؑ کا میدان میں لایا جانا۔ پیاسے بچے کے جواب میں حرملہ کا تین بھال والا تیر۔ اور امام حسینؑ کی آخری رخصت۔

صرف ایک قسط باقی...

کربلا کی داستان ختم ہونے والی ہے، مگر حق کی آواز ابھی باقی ہے
جلد آرہا ہے:

The Echo of Truth
(خطباتِ حق اور اسیرانِ کربلا)

اجانیے کہ کس طرح سیدہ زینبؑ اور امام زین العابدینؑ نے کوفہ و دمشق میں حق کا ایسا اعلان کیا جس نے یزید کے پروپیگنڈے کو زمین بوس کر دیا۔

یہ مکمل سلسلہ Series صرف INSIGHT OF QURAN کے Whatsapp Channel پر شیئر کیا جائے گا۔

Channel Link حاصل کرنے کے لیے "Link" کمنٹ کریں یا ہمیں DM کریں۔